Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳
رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا
روزنامہ
فی پرچہ ۱ر
المصلح
اتوار
۱۵ رجب ۱۳۷۳ھ
ایڈیٹر: عبد القادر بی۔اے

جلد ۷ | ۲۱ امان ۱۳۳۳ ہش ۲۱ مارچ ۱۹۵۴ء | نمبر ۶۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

زخم کے ٹانکے کھول دیئے گئے نقرس کے درد میں کمی ہے، عام حالت بھی بفضلہ رو بصحت ہے

احباب اپنے پیارے آقا کی کامل شفایابی کے لئے دردمندانہ دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۹ مارچ (بذریعہ تار) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے حسب ذیل تار موصول ہوا ہے:۔

"ڈاکٹر ریاض قدیر صاحب نے کل رات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زخم کے ٹانکے کھول دیئے لیکن ٹیوب ابھی رکھی جاتی ہے۔ تاکہ مواد وغیرہ نکل سکے۔ نقرس کے درد میں بھی کمی ہے۔ اور عام حالت بفضلہ رو بصحت ہے"۔

تار کا انگریزی متن درج ذیل ہے:

"Doctor Riaz Qadeer removed stitches from Hazrats' wound last night but tube still kept to allow discharge. Gout pain also decreased. General condition improving.

(Private Secretary)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بہت زیادہ ہے

"اعجاز کے بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابت دعا ہی ہے۔ اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں، یا جو کچھ کہ اولیائے کرام ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اس کا اصل اور منبع یہی دعا ہے۔ اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشہ دکھلا رہے ہیں۔ وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا۔ کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے۔ اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے۔ اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے۔ اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا۔ کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا۔ اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا۔ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں۔ کہ جو اس امّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں اللّٰھم صلّ وسلّم و بارک علیہ و آلہ بعدد ھمہ و غمہ و حزنہ لھٰذہ الامۃ و انزل علیہ انوار رحمتک الی الابد۔ اور میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے۔ بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے"۔

(برکات الدعا)

حکومت کو اس امن شکن فعل کے خلاف سخت سے سخت اقدام کرنا چاہیئے

تاکہ

آیندہ ملک کے امن کو برباد کرنیوالے اور پاکستان کے وقار کو گرانے والے واقعات کا کلّی طور پر انسداد ہو سکے

حضرت امام جماعت احمدیہ پر قاتلانہ حملے کی مذمت میں لوکل جماعت احمدیہ ربوہ اور دیگر جماعتوں کی قرار دادیں

ربوہ (بذریعہ ڈاک) مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۵۴ء بعد نماز مغرب لوکل جماعت احمدیہ ربوہ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت مکرم مولانا ابو العطاء صاحب منعقد ہوا۔ جس میں صاحب صدر کے علاوہ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف۔ مکرم جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ امام مسجد لنڈن۔ مکرم حافظ عبد السلام صاحب۔ مکرم سید شاہ محمد صاحب مکرم مولوی ملک سیف الرحمٰن صاحب مکرم مولوی دوست محمد صاحب اور مکرم مولوی نور الحق صاحب نے تقاریر فرمائیں۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر ایک نادان دشمن کے قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت کی اور واضح کیا کہ اس قسم کے جاہلانہ اور بزدلانہ افعال وطن مذہب اور انسانیت کے لئے عار اور تباہ کن ہوتے ہیں اور اگر اس قسم کی ذہنیت کو پنپنے دیا گیا تو ملک و ملت اور اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔ تمام مقررین نے حاضرین اور جماعت احمدیہ کے جذبات کی صحیح ترجمانی کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے بے پناہ محبت اور اخلاص کا اظہار کیا اجلاس میں حسب ذیل ریزولیوشن بالاتفاق منظور ہوا

(ا) اہالیان ربوہ کا یہ غیر معمولی اجتماع حضرت امام جماعت احمدیہ پر دشمن کے قاتلانہ حملے کے متعلق انتہائی رنج و اندوہ اور غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ یہ حملہ صرف امام جماعت احمدیہ کی ذات سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ اس حملہ سے لاکھوں قلوب کو جو دنیا کے مختلف حصوں میں ہیں سخت مجروح کیا گیا ہے۔

(ب) یہ اجتماع حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کراتا ہے۔ کہ وہ اپنی توجہ اور کوشش کے ساتھ اس بات کی تحقیقات کرے کہ اس حملہ کے پیچھے کونسی سازش کام کر رہی تھی۔ اگر اسے کسی سازش کا علم ہو جیسا کہ حالات کے مطالعہ سے ظاہر ہے۔ تو حکومت کو اس گندے اور امن شکن فعل کے خلاف سخت سے سخت اقدام کرنا چاہیئے تا آیندہ کے لئے ملک کے امن کو برباد کرنیوالے اور پاکستان کے وقار کو گرانے والے واقعات کا کلی طور پر انسداد ہو سکے اور لوگوں کی جانیں اور اعراض محفوظ رہیں۔ اور ایسے ننگ انسانیت لوگ جو بلا وجہ لوگوں پر حملہ کرتے اور لاکھوں لوگوں کے قلوب کو مجروح کرتے ہیں۔ آیندہ

(باقی دیکھیں صفحہ ۳ پر)

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے علمی پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۲۴ مارچ ۳۳ھش=۱۳

موجودہ مغربی تہذیب کے الحادی رجحانات

(۲)

بشپ ہورڈ کاسٹر نے اپنی کتاب "عیسائیت۔ اور نظام عالم" میں موجودہ مغربی تہذیب کے الحادی رجحانات کا ذکر کرکے موجودہ بے چینی اور مغربی تہذیب کی اس بے چینی کا قلع قمع کرنے میں ناکامی کے اسباب بیان کرکے بتایا ہے کہ اس تہذیب کا سب سے بڑا خلا یہ ہے کہ یہ سراسر عقلیت پرستانہ ہے۔ اور عقلیت پرست زندگی کے مسائل اسی دنیا کے محدود ماحول کے اندر رہ کر حل کرنا چاہتے ہیں۔ اور کسی بیرونی مافوق الطبیعیات موثر کے قائل نہیں۔ دوسرے لفظوں میں وہ خدا تعالےٰ کی ہستی اور اس کے مظاہر سے انکاری ہیں۔

انہوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ اس نئی مغربی تہذیب کا آغاز کب اور کس طرح ہوا۔ اور کس طرح یورپ جس کی قدیم تہذیب کی بنیاد عیسائیت پر تھی۔ مذہبیت سے بیزار ہوکر عقلیت پرستی کی آغوش میں نشوونما پانے لگا۔ انہوں نے موجودہ مغربی تہذیب کے الحادی رجحانات کی تاریخ کا بھی مختصر جائزہ لیتے ہوئے بتایا ہے۔ کہ قرون وسطیٰ میں اس تہذیب کی بنیاد پڑی۔ اور بڑھتے بڑھتے اٹھارویں انیسویں اور بیسویں صدی میں پروان چڑھ کر اس نے موجودہ صورت اختیار کرلی ہے۔ اور باوجود بے پناہ مادی سامانوں کے زندگی کے مسائل حل کرنے میں ناکام رہی ہے۔

مغربی تہذیب کی اس خطرناک حالت کا کیا علاج ہے۔ بشپ ہورڈ کاسٹر نے ٹھیک طور پر یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ اس کا علاج جو موجودہ دانشمندان مغرب کرنا چاہتے ہیں۔ وہ کسی طرح کامیاب نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اگر زندگی کا مقصد ایسا نہیں ہے جو ورلی زندگی سے بالا ہو۔ تو نہ کسی ترقی کے لئے کوئی عذر رہتا ہے۔ اور نہ انسان کی بہبودی اور بلندیٔ اخلاق کے لئے۔

حقیقت یہ ہے کہ پادری صاحب کا یہ نتیجہ واقعی صحیح ہے۔ جب اس زندگی کے پرے کوئی چیز نہیں تو اخلاق کی کیا ضرورت ہے۔ اور جو انگے سے آگے رہتے ہمارے پاس کیا عذر رہ جاتا ہے؟ چنانچہ آپ یہ کہنے میں بالکل حق بجانب ہیں۔ کہ

"آج انگلستان میں سوشل ریفارم اور اقتصادی ریفارم کو وسیع پیمانہ پر ترقی دینے کی بڑی گنجائش باقی ہے۔ مگر اس تکلیف کی ضرورت کیا ہے؟ اس کا کیا فائدہ ہے؟ اگر انسان محدود ہے۔ اور دنیا ایک ہی راستہ کی دنیا ہے۔ اور کوئی روحانی احکام موجود نہیں ہیں۔ تو پھر ہمیں انسانی زندگی کو بہتر بنانے کی کیا ضرورت ہے؟ مسز سڈنی ویب جیسی مستند مصنفہ نے اپنی کتاب "میری شاگردی" میں لکھا ہے۔ کہ "میں یہ خیال پیش کرتی ہوں۔ کہ یہ انیسویں صدی میں تھا۔ کہ جب انگلستان میں دیدہ دانستہ اور کھلم کھلا رضامندانہ عبدیت کو خدا سے ہٹا کر انسان کی طرف منتقل کردیا گیا۔" چند صفحات آگے چل کر یہی مسز ویب فرماتی ہیں "غریب انسانیت کو مجبور کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنا سر موڑ کر اپنی دم کی پرستش کرے۔ ہم سب نے انسان کی خدمت کو اپنے عہد کا اولین عقیدہ بنا رکھا ہے۔ جس کی طرف ہم متواتر جدوجہد کررہے ہیں۔"

یہ بیماری ہے جس کا علاج کرنے کے لئے بشپ ہورڈ کاسٹر موجودہ عیسائیت کو پیش کرتے ہیں۔ اس ضمن میں آپ اپنی کتاب کے تیسرے باب میں فرماتے ہیں۔

"اس باب میں میں کچھ اس جواب کے متعلق بیان کرنا چاہتا ہوں جو نظام عالم کی تلاش کے متعلق عیسائیت پیش کرتی ہے۔ . . . . عیسائیت بے شک ایک مذہب ہے اور زندگی کا ایک طریق پیش کرتی ہے۔ مگر بنیادی طور پر عیسائیت کے معنے "یسوع مسیح" کے ہیں بمعہ ان واقعات کے جن کا وہ مرکز تھا۔ اور بمعہ اس برادری کے جس کا وہ ہیڈ یا صدر ہے۔"

پادری صاحب اس امر کو واضح کرنے کے لئے کہ عیسائیت نے دنیا کو کیا پیش کیا ہے۔ پولوس رسول کے "پہلے خط بنام کرنتھیوں" کا مندرجہ ذیل حوالہ پیش کرتے ہیں۔

"یہ کہ یسوع مسیح اناجیل کے مطابق ہمارے گناہوں کے لئے مرا۔ اور یہ کہ وہ دفن کیا گیا۔ اور یہ کہ اناجیل کے مطابق وہ تیسرے دن جی اٹھا۔ اور یہ کہ اس کو کسی خاص نے دیکھا۔"

یہ حوالہ پیش کرنے کے بعد پادری صاحب فرماتے ہیں۔ کہ

"دوسرے لفظوں میں انجیل کے یہ معنے ہیں۔ کہ یسوع مسیح کو انسانوں کے گناہوں کے لئے صلیب دیا گیا۔ اور مرنے کے بعد اسے ازسرنو زندہ کیا گیا۔ اور اپنی موت کے بعد اس کو پطرس وغیرہ نے بطور ایک زندہ انسان کے دیکھا۔"

"یہ واقعات اور ان کے عظیم نتائج ہیں۔ جن کی وجہ سے عیسائیت ان دو سوالوں کا جواب پیش کرتی ہے۔ یعنے یہ ایک سادہ متحرک ایمان اور ایک نیا اخلاق پیش کرتی ہے۔ جو مغربی تہذیب کو اختیار کرنا چاہیئے۔"

اس کے بعد پادری صاحب بعض تاریخی شہادتیں اس امر کے ثبوت کے لئے پیش کرتے ہیں کہ یسوع مسیح ایک حقیقی شخص تھا۔ نہ کہ خیالی جو رومی گورنر پلاطوس کے زمانہ میں ہوا۔ اور اس کے حکم سے صلیب دیا گیا۔

اس امر سے اختلاف کرنا کہ "یسوع مسیح" یا جیسا کہ ہم مسلمان کہتے ہیں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کوئی حقیقی تاریخی شخص تھے یا نہیں۔ ہماری رائے میں یہ صحیح نہیں۔ اس لئے ہم پادری صاحب سے اس حد تک متفق ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام واقعی ایک تاریخی شخص ہیں مگر فی الحال ہم اس امر سے بھی بحث نہیں کرتے کہ آیا حضرت عیسےٰ علیہ السلام صلیب پر فوت ہوگئے تھے یا نہیں۔ اگرچہ خود اناجیل سے یہ ثابت کیا جاسکتا ہے۔ کہ آپ صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ مگر ہم اس سوال کو یہاں نہیں اٹھاتے۔ ہم صرف یہاں یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ آیا جس چیز کو پادری صاحب نے مغربی دنیا میں ایمان کو ازسرنو زندہ کرنے کے لئے پیش کیا ہے مغرب کی ہی نہیں بلکہ موجودہ تمام دنیا کی ذہنیت ایک ایسی چیز کو جس کو ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ اور جس کا انحصار محض قیاس پر ہے قبول کرنے کے لئے تیار ہے۔ یعنے جو سوالات موجودہ عیسائیت کے اس عقیدے سے پیدا ہوتے ہیں۔ کہ "یسوع مسیح" انسانوں کے گناہوں کے لئے صلیب پر فوت ہوا۔ آیا یہ عقیدہ اس قابل ہے کہ اس کو اختیار کیا جاسکے۔ اور بالفرض اس کو اختیار کیا بھی جاسکتا ہو۔ تو کیا محض اس عقیدہ سے دنیا کے اخلاق میں وہ انقلاب پیدا ہوسکتا ہے جو نئے نظام عالم کی بنیاد بن سکتا ہے؟ (باقی)

آجاؤ

ضیاءِ نورِ مسیحا و مصلح موعود — نزولِ حضرتِ جاں آفرین و اصل شہود
طیابتِ دمِ عیسےٰ و نغمۂ داؤد — یہ سیلِ حسن لطافت برنگِ لامحدود

پیامِ زیست کا لایا ہے بحر و بر کے لئے
ہر ایک مارجِ ذوق یک نظر کے لئے

ہر اک طرف سے ضیا پاش نورِ مصطفوی — بجھا بجھا کہ بجھا لو شرارِ بولہبی
بہار آئی ہے اٹھو برائے مے طلبی — پڑا ہے موسمِ رنگیں میں شوقِ تشنہ لبی

بھلا تو دنیا کہیں شیوہ ہائے رندانہ
بھرا پڑا ہے مئے احمدی سے میخانہ

اٹھا کے عرش سے لایا ہے ایک یزدانی — شراب اطہر کوثر بظرف روحانی
درونِ شہر ہے بادہ کشوں کی سلطانی — ہوئی ہے ساغر و جام و سبو کی ارزانی

صدائے قلقل و مینا بایں کلام ہے آج
"وہ بدگہر ہے جسے فکرِ ننگ و نام ہے آج"

وہ غم پرست کہ جو غرقِ آہ و زاری ہے — وہ رندِ مست جسے زعمِ جاں نثاری ہے
وہ زاہدِ خشک جسے شغلِ زندہ داری ہے — سنے بہوش کہ ہر مراد جاری ہے

جسے ہے خواہشِ عیشِ دوام آجائے
بنامِ حضرتِ خیر الانام آجائے

تہی زگرمیٔ حدت کوئی شرارہ نہیں — شراب و بادہ نہ ہو گر تو بادہ خوار نہیں
فنائے ذرہ سے اثباتِ سنگِ خارا نہیں — وجودِ بحر کے انکار سے کنارا نہیں

خود پکار کے کہتی ہے "دہر ہے تو دیار"
غریقِ منطقِ بیکار اندک و بسیار

ہوائے دیدۂ میگوں رہے رہے نہ رہے — بساطِ سینۂ پرخوں رہے رہے نہ رہے
خمارِ بادۂ گلگلوں رہے رہے نہ رہے — زمیں پہ عرش کا افسوں رہے رہے نہ رہے

پئے تلافیٔ حصد انتظار آجاؤ
تمہی ہو مقصدِ فصلِ بہار آجاؤ

(مرزا حنیف احمد)

اہل اللہ کا اصل بھروسہ صرف خدا تعالیٰ پر ہوتا ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ودیگر انبیاء علیہم السلام کا اسوۂ حسنہ

اہل اللہ اور دنیاداروں میں فرق

اہل اللہ اور دنیاداروں میں جہاں دوسرے فرق ہیں۔ وہاں ایک خاص فرق بھی ہے۔ دنیادار ان سامانوں کو جو مخلوق خدا کی بہتری کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ استعمال کرتے ہیں۔ اور انہی سامانوں سے اہل اللہ بھی کام لیتے ہیں۔ لیکن دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ دنیاداروں کا بھروسہ سامانوں پر ہوتا ہے۔ اور وہی ان کے لئے بمنزلہ خدا ہوتے ہیں۔ اگر وہ سامان ان کے پاس نہ رہیں۔ تو وہ مایوس ہو جاتے ہیں۔ اور بعض تو اس قدر مایوس ہو جاتے ہیں۔ کہ خودکشی کر لیتے ہیں۔ خدا کے پیارے بھی ان سامانوں کو استعمال کرتے ہیں۔ لیکن ان کا بھروسہ ان سامانوں پر نہیں ہوتا۔ اور وہ ان کے چھوٹ جانے پر مایوس نہیں ہوتے۔ بلکہ خدا پر توکل رکھتے ہیں۔ اور اسی کو کارساز سمجھتے ہیں۔ اس وقت ان کے منہ سے یہی نکلتا ہے۔ کہ حسبنا اللہ و نعم الوکیل۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ خداداری چہ غم داری۔ تو خدا کے پیارے ہر حالت میں ایاک نعبد کہتے ہیں۔ کہ اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ و ایاک نستعین۔ اور تیری ہی ذات پر ہمارا بھروسہ ہے۔ تجھ ہی سے ہم مدد مانگتے ہیں۔ غرضیکہ خدا کے پیارے خدا پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور جب ہم انبیاءؑ کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کا کوئی وقت اور کوئی لمحہ خدا کی یاد سے خالی نہیں ہوتا۔ اور وہ ہر حالت میں خدا کو یاد کرتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حالات

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے حالات کو ہی دیکھ لیجئے خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ جب موسیٰؑ شہر کے اندر داخل ہوئے۔ تو انہوں نے دو آدمیوں کو دیکھا۔ کہ وہ آپس میں لڑ رہے تھے۔ ایک ان کی قوم کا تھا۔ اور ایک دشمن کی قوم کا۔ موسیٰؑ کی قوم کے آدمی نے فریاد کی۔ اور مدد کے لئے پکارا۔ انہوں نے دوسرے آدمی کو مکہ جو مارا۔ تو اس کی جان نکل گئی۔ اس وقت موسیٰؑ خدا کی طرف متوجہ ہوا اور کہا۔ قال رب انی ظلمت نفسی فاغفر لی فغفر لہ انہ ھو الغفور الرحیم (۲۸-۱۵) کہ اے میرے رب مجھ سے بہ غلطی ہو گئی ہے۔ مجھے اس کے بد نتیجہ سے بچا۔ پس خدا نے اسے بچا لیا۔ کیونکہ وہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اسی سورت میں آگے آتا ہے۔ کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پتہ لگا۔ کہ مصر کے لوگ ان کے قتل کے درپے ہیں۔ تو تب انہوں نے دعا کی اور خدا کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔ قال رب نجنی من القوم الظلمین۔ (۲۸-۱۰) اے میرے رب تو ہی مجھے ظالموں کی اس قوم سے بچا۔ پھر حضرت موسیٰؑ مدین کی طرف ہجرت کی۔ تب بھی خدا تعالیٰ کو فراموش نہ کیا۔ چنانچہ آتا ہے۔ ولما توجہ تلقاء مدین قال عسٰی ربی ان یھدینی سواء السبیل (۲۸-۲۱) اور مدین کی طرف روانہ ہوئے۔ تو کہا۔ کہ میرا رب ہی میری سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کرے گا۔ اور پھر انہوں نے جب دو عورتوں کے ریوڑ کو پانی پلایا ہے۔ اور سائے میں جا کر بیٹھے ہیں۔ تب بھی خدا ہی کو یاد کیا ہے۔ اور کہا ہے۔ رب انی لما انزلت الیّ من خیر فقیر۔ (۲۸-۲۴) اے میرے رب جو تو نے مجھ پر خیر نازل کی ہے۔ میں اس کا محتاج ہوں۔ غرضیکہ انبیاء ہر وقت اور ہر لمحہ خدا کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔ اور اسی سے دعائیں مانگتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے واقعات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی ہر وقت خدا تعالیٰ کو یاد کرتے تھے۔ چنانچہ سونے۔ اٹھنے گھر میں داخل ہونے۔ مسجد میں داخل ہونے نکلنے وغیرہ سب باتوں کے متعلق حدیثوں میں دعائیں موجود ہیں۔ تو خدا کے پیارے ہر وقت اور ہر دم خدا کو یاد کرتے ہیں۔ وہ اسباب کو بھی استعمال کرتے ہیں۔ لیکن اصل بھروسہ خدا پر ہی رکھتے ہیں۔ اور اسی سے اپنے تمام کاموں میں مدد طلب کرتے ہیں۔

جنگ بدر کا واقعہ

جنگ بدر کے متعلق باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ نے آپؐ کو کامیابی کا وعدہ دیا ہوا تھا۔ اور فرمایا تھا۔ کہ چاہے وہ قافلہ جو شام سے آ رہا ہے وہ ملے یا کافروں کی فوج۔ جو بھی ان دونوں میں سے ملے گا۔ خدا تعالیٰ تم کو ان پر فتح دے گا۔ اور وہ بھاگ جائیں گے۔ جیسا کہ فرمایا۔ سیھزم الجمع ویولون الدبر لیکن باوجود فتح کے اس وعدہ کے پھر بھی آپ نہایت عاجزی سے خدا کے حضور دعا کرتے رہے۔ اور فرماتے کہ اے اللہ اگر تو نے ان چند صحابیوں کی جماعت کو ہلاک کر دیا۔ تو پھر زمین پر کوئی عبادت کرنے والا نہ رہے گا۔ اے اللہ! جو تو نے وعدہ کیا ہے۔ وہ پورا کر۔ آپ اس بے تابی سے یہ کہتے رہے۔ کہ آپؐ کی چادر گر گئی۔ جو حضرت ابوبکرؓ نے اوڑھائی۔ اور آپؐ کی بے تابی کو برداشت نہ کرتے ہوئے کہا۔ خدا تعالیٰ ضرور اس وعدہ کو جو اس نے آپؐ سے کیا ہے پورا کر دے گا۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ اصل کامیابی کی جڑھ دعا ہی ہے۔

جنگ احزاب کا واقعہ

پھر اسی طرح جب اہل عرب اکٹھے ہو کر مدینہ پر چڑھ آئے۔ جس کی وجہ سے اس جنگ کا نام جنگ احزاب رکھا گیا۔ تو اس میں پندرہ دن تک کافر برابر مسلمانوں کا محاصرہ کئے رہے۔ اس وقت مسلمانوں کے لئے خطرناک وقت تھا۔ اندر منافق دشمن تھے۔ اور باہر کافر پڑے ہوئے تھے۔ بظاہر کبھی مسلمان ان لشکروں کو شکست دے سکتے تھے۔ اس وقت بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعائیں کیں۔ جن کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ خدا نے رات کو ایسی ہوا چلائی۔ کہ کفار کی آگ بجھ گئی۔ اور وہ اسے بدشگونی سمجھ کر بھاگ گئے۔ آپؐ کو خدا تعالیٰ نے اس کی اطلاع دی۔ آپؐ نے آواز دی۔ کہ کوئی آدمی ہے۔ جو اس وقت جا کر دشمن کی خبر لائے۔ یہ آپؐ نے تین دفعہ کہا۔ لیکن تینوں دفعہ سوائے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے کسی نے جواب نہ دیا۔ اور نہ کوئی خبر لانے پر تیار ہوا۔ کیونکہ سردی نہایت سخت تھی۔ آخر آپؐ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ جنہوں نے آ کر کہا۔ دشمن بھاگ گیا ہے۔ تو دعا ہی بہترین کامیابی کا ذریعہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات

اسی طرح جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے حالات کو دیکھتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کس قدر دعاؤں پر زور دیا کرتے تھے۔ ہر کام میں دعا کیا کرتے تھے۔ اور باوجود اتنی تبلیغ کرنے کے اور اتنی کتابیں لکھنے کے پھر بھی خصوصیت سے دعاؤں پر زور دیا کرتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس طرح ہم جان اور مال کو خدا کی راہ میں اشاعت اسلام کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم کو دعا بھی کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ احمدیت کو دنیا میں پھیلائے۔ اور مشکلات

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج ✽ نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار

باسل ڈیوڈسن نے جو حال ہی میں تیس آزاد خیال انگریز مبصرین کے ہمراہ چائنیز پیپلز کمیٹی آف فار لنا افیرز کی دعوت پر انقلاب چین کے حالات بچشم خود دیکھنے کے لئے گئے تھے اپنے تاثرات اپنی تصنیف ”ڈے بریک اِن چائنا“ (چین میں طلوع صبح) مطبوعہ لنڈن ۱۹۵۳ء میں شائع کئے ہیں۔ اس کتاب کے آخری فقرات میں رابرٹ برنز کے انقلابی گیت کے چند اشعار درج کر کے لکھتے ہیں ”انقلاب کا اگر کوئی دل نشین پیغام ہم لوگوں کے لئے اور مؤثر فلسفہ دنیا کے لئے رہنما سا ہے۔ تو وہ یہ ہے۔ اور یہی سب سے بڑھ کر ہے۔ کہ ”انسان فطرتاً نیک ہے“ مجھے اسی سے اتفاق ہے۔ کہ شک و شبہ میں گرفتار مغربی دنیا کے لئے یہ پیغام قبول کر لینا کوئی آسان بات نہیں ہے۔“

عیسائیت کی تعلیم ہے۔ کہ انسان گنہگار پیدا ہوتا ہے۔ ابنیت اور الوہیت مسیح اور کفارہ کے عقائد کی بنیاد بھی اسی تعلیم پر ہے۔ لیکن تقریباً چودہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر آنحضرت رسول عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ساری دنیا میں ببانگ دہل اعلان فرمایا۔ کہ انسان گنہگار پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ ”انسان فطرتاً نیک ہے۔“

آج احرار یورپ یہ جاننے کے باوجود کہ ان کے ہم وطن انسانی تجربہ و مشاہدہ کے خلاف یہ فرسودہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ ”انسان گنہگار پیدا ہوتا ہے“۔ پھر بھی وہ اسلام کی اس تعلیم کو ”دل نشین پیغام“ اور ”مؤثر فلسفہ“ تسلیم کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ کہ ”انسان فطرتاً نیک ہے“۔

تقریباً پچاس سال قبل حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایک غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت باری تعالیٰ سے اطلاع پا کر آزاد خیال احرار یورپ میں اس تعلیم کے مقبول ہونے کا یوں ذکر فرمایا تھا:-

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج ✽ نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار

اَللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آلہٖ وسلم۔ (فارانی)

درخواست دعا

خاکسار کے بڑے بھائی میجر اقبال احمد صاحب شمیم ۱۱ مارچ کو راولپنڈی سے جیپ میں باہر جا رہے تھے۔ کہ گوجرخاں کے قریب جیپ بے قابو ہو کر ایک درخت سے ٹکرا گئی۔ اس حادثے میں بھائی جان کے ہاتھ اور پاؤں کو شدید چوٹ آئی اس وقت وہ فوجی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت خصوصاً صحابہ کرام سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار آفتاب احمد صاحب بسمل کراچی)

نماز باجماعت ایمان کی جان اور روح ہے

نماز انسان کو بہت سی بدیوں اور برائیوں سے بچاتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم ارشادات

نماز باجماعت ایمان کی جان ہے

"مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے باوجود اس کے کہ نماز باجماعت کی تاکید ایسی شدت کے ساتھ آئی ہے۔ جس کے بعد مسلمان کہلاتے ہوئے کسی شخص کو انکار کی گنجائش رہتی ہی نہیں۔ لیکن پھر بھی بعض لوگ ابھی تک اس میں سستی کرتے ہیں۔ باجماعت نماز پڑھنے کی جس قدر تاکید کی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایمان کی جان و روح ہے اور ایمان کے بہت بڑے حصہ کا اس پر دارومدار ہے"۔

صبح اور عشاء کی نماز باجماعت نہ پڑھنے والا

"مگر باوجود اس کے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ساری نمازوں میں شامل نہ ہونے والا تو الگ رہا۔ صبح اور عشاء کی نمازوں میں شامل نہ ہونے والا بھی منافق ہے۔ افسوس ہے۔ بہت سے لوگ اس طرف [illegible] توجہ دلائی ہے کہ نماز باجماعت میں سستی نہیں کرنی چاہیئے۔ مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ مسلمان کہلا کر پھر احمدی مسلمان کہلا کر اس قدر غفلت اور سستی کے کیا معنی ہیں؟

باجماعت نماز نہ پڑھنے والے

"ہماری جماعت کا جو حصہ نماز باجماعت کی قدر نہیں کرتا۔ یا اس کی اہمیت نہیں سمجھتا میں اسکے متعلق یہ تو خیال ہی نہیں کر سکتا۔ کہ وہ مسلمان کہلاتا ہو۔ اور نمازیں نہ پڑھتا ہو۔ مگر یہ بات میں ضرور کہوں گا۔ کہ وہ نمازیں پڑھنے میں سستی سے کام لیتا ہے۔ اور اگر میرے مد نظر ان کی کم علمی۔ جہالت نادانی یا بعض ایسی مجبوریاں جو بعض اوقات انسان کو لاحق ہو جاتی ہیں نہ ہوتیں۔ تو میں یہی کہتا کہ جو شخص نماز باجماعت نہیں پڑھتا۔ وہ مسلمان نہیں اور احمدی کہلانے کے لائق نہیں۔ مگر بہت سے لوگ جاہل ہوتے ہیں۔ جو اپنی جہالت کے سبب ایک بات کی حقیقت نہیں سمجھ سکتے۔ بہت سے کم علم ہوتے ہیں۔ جو اپنی کمی علم کی وجہ سے ایک بات کے متعلق پورا پورا علم نہیں رکھتے۔ پھر بہت سے ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو جاہل تو نہیں ہوتے اور کم علم بھی نہیں ہوتے۔ مگر مجبور ہوتے ہیں اس لئے ایسے لوگ کسی حد تک رعایت کے مستحق ہوتے ہیں۔ لیکن اگر ایک چنگا بھلا آدمی جو جاہل بھی نہیں۔ جو کمی علم کے سبب ناواقف بھی نہیں۔ جس کے کان میں وقتاً فوقتاً آوازیں پڑتی رہی ہوں۔ کہ نماز باجماعت پڑھنے کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے از حد تاکید فرمائی ہے۔ وہ اگر اس میں غفلت کرے اور سستی سے کام لے تو وہ کسی رعایت کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ رعایت کیا اس کے ذمہ تو گناہ لگ رہا ہے کہ واقفیت رکھتے ہوئے بھی وہ ایک ایسی بات کے کرنے میں غفلت کرتا ہے۔ جس کے متعلق بہت ہی تاکید کی گئی ہے"۔

تارک نماز مسلمان نہیں

"پس میرے نزدیک جو نماز نہیں پڑھتا وہ مسلمان نہیں۔ مسلمان منہ سے نہیں بن جاتا۔ کوئی شخص اتنا کہہ دینے سے کہ میں مسلمان ہوں مسلمان نہیں ہو سکتا۔ مسلمان بننے کے لئے عملی صورت ہونی چاہیئے۔ اور وہ عملی صورت سوائے نماز کے اور کوئی نہیں۔ پس جب تک ایک شخص جو منہ سے کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور نماز باجماعت نہیں پڑھتا وہ مسلمان کہلانے کا بھی مستحق نہیں۔ نماز معمولی سی چیز نہیں۔ بلکہ یہ وہ چیز ہے۔ جو ایک شخص کو بہت سی بدیوں اور برائیوں سے بچاتی ہے۔ یہ ایک مسلمان اور غیر مسلمان کے درمیان امتیاز پیدا کرنے والی چیز ہے۔ ایمان اور کفر کے درمیان کا پردہ نماز ہی ہے لیکن نماز باجماعت"

نماز باجماعت بڑا اہم مسئلہ ہے

"نماز باجماعت معمولی مسئلہ نہیں۔ بلکہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ ایمان اور اسلام کا فرق دکھانے والا مسئلہ ہے۔ اس سے ایک شخص کے ایمان اور اسلام کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اور اس کے اخلاص اور محبت کا پتہ لگتا ہے کہ وہ جو ایمان کا دعوےٰ کرتا ہے۔ کیا وہ اس دعوےٰ کے ساتھ اخلاص اور محبت بھی اپنے اندر رکھتا ہے۔ یا صرف ایمان کا دعوےٰ ہی دعوےٰ کرتا ہے۔ پس نماز باجماعت کے مسئلے سے ایک شخص کے متعلق ان سب باتوں کا امتحان ہو سکتا ہے۔ اسلئے یہ کوئی چھوٹا سا مسئلہ نہیں۔ کہ اس کی طرف توجہ نہ کی جائے بلکہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ اور اس کی طرف ہر ایک شخص کو پوری پوری توجہ کرنی چاہیئے۔

جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ صبح اور عشاء کی نمازیں جماعت کے ساتھ نہ پڑھنے والا منافق ہے۔ تو میں نہیں سمجھتا۔ کہ ان کے متعلق کیا فرماتے۔ جو پانچ پانچ یا چار چار یا تین تین نمازوں میں نہیں آتے۔ اور انہیں جماعت کے ساتھ ادا نہیں کرتے"۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

"ایسے لوگ جو باجماعت نمازیں نہیں پڑھتے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ جب ہم گھر میں نماز پڑھ لیتے ہیں۔ تو کیا حرج ہے۔ اور یہ کوئی عیب نہیں کہ ہم باجماعت نمازیں نہیں پڑھتے مگر ایسا سمجھنے میں وہ غلطی پر غلطی کرتے ہیں کیا یہ عجیب بات نہیں ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں دو نمازیں بھی اگر باجماعت نہ پڑھی جائیں۔ تو منافق ہو جائیں۔ اور اب اگر ساری نمازیں باجماعت نہ پڑھی جائیں۔ تو خیال کیا جاتا ہے کہ ہم منافق نہیں۔ یہ کس قدر بے ہودگی ہے۔ کہ نمازیں تو باجماعت نہ پڑھیں۔ مگر یہ امید رکھیں۔ کہ خدا تعالےٰ ہم سے وہ سلوک کرے جو سب نمازوں کو باجماعت پڑھنے والوں کے ساتھ کرتا ہے۔ یاد رکھو۔ کہ مسجدوں کو چھوڑ کر گھروں پر بلا عذر نمازیں پڑھنے والے با اخلاص نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہی منافق نام دھرانے سے بچ سکتے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کیا وجہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت تو عشاء اور صبح کی نمازیں باجماعت نہ پڑھنے سے لوگ منافق بن جائیں۔ مگر اس وقت ایسا کرنے پر منافق نہ ہوں۔ اگر اس زمانہ کے لوگ ان دونوں نمازوں کو باجماعت ادا نہ کرنے کے سبب منافق بنتے۔ تو اس وقت کے لوگ بھی ایسا کرنے پر ضرور منافق ہیں"۔

نمازوں میں سست احمدی

"اس وقت کی حالت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہماری جماعت کا ایک طبقہ عشاء اور صبح کی نمازوں میں غیر حاضر ہوتا ہے اور یہ ایک قابل افسوس بات ہے کہ ہم احمدی کہلا کر بھی وہ باتیں کریں جو منافق بنا دیں۔ اور ایسے لوگ جو ان دو نمازوں میں نہیں آتے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں تو منافق ہوں اور ہمارے وقت میں نہ ہوں۔ یہ ایک ناممکن بات ہے۔ اور دو نمازوں میں نہ آنے والے لوگ اسی طرح منافق ہیں۔ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں ان دونوں نمازوں میں نہ آنیوالے منافق تھے۔ پس تم جو احمدی ہوئے ہو۔ تو دیکھو اور سوچو کہ کیا منافق بننے کے لئے احمدی ہوئے ہو؟ کیا یہ افسوس کا مقام نہ ہوگا؟ کہ باوجود طرح طرح کی تکلیفوں کے جو احمدی بننے کے لئے تم نے برداشت کیں۔ باوجود طرح طرح کی مشکلات کے جو اس راستے میں تمہیں جھیلنی پڑیں۔ پھر بھی تم منافق کے منافق ہی رہے۔ صرف اس لئے کہ تم نے نفس پر اتنی تکلیف لادنے سے پرہیز کیا۔ جو منافق بننے سے بچا سکتی ہے۔ اور ذرا سی سستی سے نفاق کی طرف الٹ پڑے"۔

بیرونجات کے احمدیوں کی معذوری

"باہر کے لوگ باجماعت نماز کے متعلق عذر کر سکتے ہیں۔ اور ان کا عذر ایک حد تک درست بھی ہے۔ کیونکہ مختلف جگہوں پر جماعتیں ہیں۔ اور ان کے افراد بکھرے ہوئے ہیں۔ اور مسجدیں دور دور ہیں۔ ان کے لئے یہ ایک تکلیف مالایطاق ہے۔ کہ وہ پانچوں نمازوں کے لئے اپنی مسجد میں آئیں۔ لیکن وہ بھی اگر ایسے علاقہ میں رہتے ہیں۔ جہاں نماز باجماعت کا انتظام ہے۔ اور وہ پھر بھی گھر پر نماز ادا کرتے ہیں۔ تو یقیناً وہ بھی شریعت کے نزدیک قابل مواخذہ ہیں"۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد فرمودہ

جماعت احمدیہ کے لئے سال رواں کا پروگرام

(۱) "ہر تعلیم یافتہ مرد اور ہر تعلیم یافتہ عورت جماعت کے کسی ایک مرد یا عورت کو جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے معمولی لکھنا پڑھنا سکھا دے"۔

(۲) جماعت کا ہر فرد چھوٹا ہو یا بڑا عورت ہو یا مرد تحریک جدید میں حصہ لے۔ جماعت کا کوئی فرد تحریک جدید سے باہر نہ رہ جائے"۔

(۳) "ہر احمدی زمیندار جو فصل عام طور پر کاشت کرتا ہے۔ وہ ایکڑ کا $\frac{1}{4}$ فیصدی زیادہ بوئے۔ اور اس کی آمدنی تحریک جدید میں دے"۔

(۴) "ہر احمدی اپنے ہاتھ سے کچھ نہ کچھ زائد کام کرے۔ اور اس سے جو آمد ہو وہ اشاعت اسلام کے لئے دے"۔

"یہ پروگرام میں نے جماعت کیلئے تجویز کیا ہے سلسلہ کے مبلغ جس جگہ جائیں وہ لوگوں کو اسکی ترغیب دلائیں اور لوگوں سے سو فیصدی اس پروگرام پر عمل کرانے کی کوشش کریں اور جماعت کے سیکرٹری اور پریذیڈنٹ صاحبان ذمہ واری سے کام لیں اور جماعت کے تمام افراد سے اس پر عمل کرائیں"۔

سود اور تصویر کشی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور تجارتی روپیہ پر منافع لینے کا سوال تھا۔ اس سوال کے جواب کے آخر میں حضور فرماتے ہیں :۔

"اب اس ملک میں اکثر مسائل زیروزبر ہو گئے ہیں۔ کل تجارتوں میں ایک نہ ایک حصہ سود کا موجود ہے۔ اس لئے اس وقت نئے اجتہاد کی ضرورت ہے۔" (البدر یکم نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۸)

حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کے پیش نظر بعض امور احباب کے علم کے لئے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :۔

(۱) **سود کی تعریف** :۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ شرع میں سود کی یہ تعریف ہے۔ کہ ایک شخص اپنے فائدے کے لئے دوسرے کو روپیہ قرض دیتا ہے۔ اور فائدہ مقرر کرتا ہے۔ یہ تعریف جہاں صادق آئے گی۔ وہ سود کہلائے گا۔ لیکن جس نے روپیہ لیا ہے۔ اگر وہ وعدہ وعید تو کچھ نہیں کرتا۔ اور اپنی طرف سے زیادہ دیتا ہے۔ تو وہ سود سے باہر ہے۔

چنانچہ انبیاء علیہم السلام ہمیشہ شرائط کی رعایت رکھتے آئے ہیں۔ اگر بادشاہ کچھ روپیہ لیتا ہے اور وہ اپنی طرف سے زیادہ دیتا ہے۔ اور دینے والا اس نیت سے نہیں دیتا۔ کہ سود ہے۔ تو وہ بھی سود میں داخل نہیں ہے۔ وہ بادشاہ کی طرف سے احسان ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی سے ایسا قرضہ نہیں لیا۔ کہ ادائیگی کے وقت اسے کچھ نہ کچھ ضرور زیادہ نہ دیا ہو۔ یہ خیال رہنا چاہیئے۔ کہ اپنی خواہش نہ ہو۔ خواہش کے برخلاف جو زیادہ ملتا ہے۔ وہ سود میں داخل نہیں ہے۔ (البدر ۲۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

تصویر کشی :۔ مولوی نظیر حسین صاحب کے تصویر کشی کے سوال پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا :۔

"انما الاعمال بالنیات۔ ہم نے اپنی تصویر محض اس لئے اتروائی ہے۔ کہ یورپ کو تبلیغ کرتے وقت ساتھ تصویر بھیج دیں۔ کیونکہ ان لوگوں کا عام مذاق اس قسم کا ہو گیا ہے۔ کہ وہ جس چیز کا ذکر کرتے ہیں۔ ساتھ ہی اس کی تصویر دیتے ہیں۔ جس سے وہ قیافہ کی مدد سے بہت سے نتائج نکال لیتے ہیں۔ .... اگر کفر اور بت پرستی کی مدد نہیں دیتے ہو۔ تو جائز ہے۔ آج کل نقوش و قیافہ کا علم بہت بڑھا ہوا ہے۔" (الحکم ۱۲ مئی ۱۹۰۴ء)

نیز حضور فرماتے ہیں :۔ "کیونکہ جیسے تصویر کی حرمت ہے۔ اس قسم کی حرمت عموم نہیں رکھتی۔ بلکہ بعض اوقات مجتہد اگر دیکھے۔ کہ کوئی فائدہ ہے۔ اور نقصان نہیں۔ تو وہ حسب ضرورت اسکو استعمال کر سکتا ہے۔ خاص یورپ کی ضرورت کے واسطے فوٹو کی اجازت دی گئی تھی۔ چنانچہ بعض خطوط یورپ و امریکہ سے آئے ہیں۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ تصویر کے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بالکل وہی مسیح ہے۔ ایسا ہی امراض کی تشخیص کے واسطے بعض وقت تصویر سے بہت مدد مل سکتی ہے۔ شریعت میں ہر ایک امر جو ما ینفع الناس کے نیچے آوے۔ اسکو دیر پا رکھا جاتا ہے۔" (الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۴ء) (ناظر تعلیم و تربیت)

گریجوایٹ اور مولوی فاضل احباب توجہ فرمائیں

حلقہ یونیورسٹی کے ووٹروں کی اب نئی فہرست مرتب ہو رہی ہے۔ اس میں نام شامل کرانے کی شرط یہ ہے۔ کہ گریجوایٹ یا مولوی فاضل یا منشی فاضل۔ یا ادیب فاضل پاس کئے یکم اپریل ۱۹۵۴ء کو تین سال ہو جاویں۔ خاص بات یہ ہے۔ کہ جن کے نام سابقہ فہرست میں ہیں۔ ان کے لئے بھی نئی درخواست دینا ضروری ہے۔

ووٹوں کی قدر و قیمت کو احباب بخوبی جانتے ہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ احباب اپنے نام رجسٹرڈ کرائیں۔ وقت تنگ ہے۔ کیونکہ درخواست کرنے کی آخری تاریخ ۳۰ ماہ حال ہے۔ اور مجوزہ فارم درخواست رجسٹرار یونیورسٹی لاہور سے منگانی لازم ہوتی ہے۔ وہ بصیغہ رجسٹری ٹھیک پُرشدہ ۳۰ $\frac{۳}{۵۴}$ تک رجسٹرار کے پاس پہنچنی لازم ہے۔

آغا خاں اوورسیز وظائف

H.R.H The Agha Khan over seas scholarships of the Pakistan Academy of Sciences

یہ وظائف ۵۰۰ پونڈ سالانہ کی مالیت کے انگلستان۔ فرانس جرمنی سوئٹزرلینڈ اور اٹلی میں دیئے جائیں گے۔ اور مندرجہ ذیل مضامین کے لئے ہوں گے :۔

(1) Mechanical Engineering
2 chemical Engineering.

بیرونی ممالک میں مساجد تعمیر کرنے کا عظیم الشان کام

کیا آپ اس کام میں حصہ لینے کی سعادت حاصل نہ کریں گے؟

مسجد کو روحانی و تنظیمی لحاظ سے اسلام میں بہت بڑا اور اہم مقام حاصل ہے۔ بیرونی ممالک میں جس جس جگہ ہماری مساجد قائم ہو چکی ہیں۔ وہ جماعتیں بفضلہ تعالیٰ سرعت کے ساتھ پھیلتی نظر آ رہی ہیں۔ لیکن بعض ممالک مثلاً سپین۔ ہالینڈ۔ جرمنی سوئٹزرلینڈ وغیرہ میں ابھی تک ہمارے مبلغین اجتماعات کے لئے کرایہ وغیرہ پر جگہ کا انتظام کرتے ہیں۔ ان امور کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سر دست فوری طور پر امریکہ سپین ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ اور جرمنی میں مساجد کے قیام کی سکیم ہے۔ اور امریکہ میں جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ نہایت موزوں مکان خریدا جا چکا ہے۔ اور اب اسے مسجد کی شکل دی جائیگی۔ ہالینڈ میں مسجد کے لئے زمین خریدی جا چکی ہے۔ اور جلد از جلد عمارت شروع ہونے والی ہے۔ ان کی تعمیر کے لئے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نہایت سہل اور آسان سکیم مجلس شوریٰ ۱۹۵۲ء کے موقعہ پر اعلان فرمائی تھی۔ جس پر ہر دوست بغیر کسی بار کے برداشت کرنے کے عمل کر سکتا ہے۔ اگر احباب اس کے مطابق رقوم باقاعدہ بھجواتے رہیں۔ تو نہ صرف پرانے قرضے اتارے جا سکتے ہیں۔ بلکہ نئی مساجد کی تعمیر بھی جلد شروع ہو سکتی ہے۔ جماعت کی مالی حالت کے پیش نظر اس مد میں کم از کم آٹھ ہزار روپے کی ماہوار آمدنی ہونی چاہیئے جو کہ اس وقت بہت ہی کم ہے۔ سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے۔ کہ اس غرض کے لئے بڑی بڑی جماعتوں میں الگ سیکرٹری مقرر کئے جائیں۔ تا دوستوں سے حسب شرح رقوم وصول کرتے رہیں۔ ذیل میں دوستوں کی دوبارہ یاددہانی کے لئے ان مطالبات کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ جو اس ضمن میں ہر طبقہ سے حضور نے فرمائے۔ جملہ عہدیداران کرام سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس کے مطابق ہر دوست سے ہر ماہ چندہ وصول کرتے رہیں۔ نیز دوستوں سے یہ بھی درخواست ہے۔ کہ وہ اپنی سالانہ ترقی کے موقعہ پر مختلف خوشی کی تقاریب پر فصل کی آمد سے ٹھیکہ کے منافعہ سے حسب شرح رقوم خود بخود سیکرٹریان مال کے حوالے کر دیا کریں۔ شاید اللہ تعالیٰ اسی کو ان کے کاروبار کی ترقی کا ذریعہ بنا دے۔

(۱) ملازمین احباب کرام کو ہر سال جو پہلی سالانہ ترقی ملے۔ وہ مساجد کی تعمیر کے لئے دی جائے۔ اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو۔ تو پہلی تنخواہ ملنے پر اس کا دسواں حصہ مساجد فنڈ میں دیا جائے۔

(۲) زمیندار احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو۔ وہ ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے اور جس کے پاس دس ایکڑ سے زیادہ زمین ہو۔ وہ دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے مساجد فنڈ میں چندہ دیں۔

(۳) مزارع جن کے پاس دس ایکڑ سے کم مزارعت ہو۔ وہ دو پیسہ فی ایکڑ کے حساب سے اور اس سے زائد مزارعت والے احباب ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے رقم ادا کریں۔

(۴) بڑے بڑے تاجروں مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کمپنیوں والے اور کارخانوں والے وغیرہ ہر مہینے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع مساجد فنڈ میں ادا فرمائیں۔ چھوٹے تاجران ہر ہفتے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع مساجد فنڈ میں دیں۔

(۵) مستری۔ لوہار۔ مزدور دوست ہر مہینے کے پہلے دن کی مزدوری یا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی مزدوری کا دسواں حصہ مساجد فنڈ میں ادا کریں۔

(۶) وکلاء۔ ڈاکٹر۔ پیشہ ور صاحبان گذشتہ سال کی آمد مقرر کریں۔ اور پھر اس کے بعد اگلے سال ان کی آمد میں جو زیادتی ہو۔ اس کا دسواں حصہ وہ مساجد فنڈ میں ادا کر دیا کریں۔ علاوہ سالانہ آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ دینے کے وہ بجٹ کے سال کے پہلے مہینے یعنی ماہ مئی کی آمد کا ۵ فی صدی مساجد فنڈ میں ادا کریں۔

(۷) کنٹریکٹر صاحبان سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو۔ اس میں سے ایک فی صدی ادا کریں۔

(۸) مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح پر۔ شادی پر۔ بیٹے کی پیدائش پر۔ مکان کی تعمیر پر یا امتحان پاس ہونے پر کچھ نہ کچھ رقم ضرور دی جائے۔ (وکیل المال ربوہ)

(3) Aeronautical Engineering
(4) Cotton Technology (5) jute.

شرائط :۔ نمبر ۱ کے لئے بی۔ ایس۔ سی (میکینیکل انجینئرنگ) یا بی۔ اے (میکینیکل) سیکنڈ کلاس۔ نمبر ۲ کے لئے ایم۔ ایس۔ سی سیکنڈ کلاس۔ نمبر ۴ و ۵ کے لئے بی۔ ایس۔ سی (فزکس و کیمسٹری) سیکنڈ کلاس۔ امیدوار کچھ تجربہ بھی اپنے مضمون میں رکھتا ہو۔ عمر ۲۱ تا ۲۷ درخواست قیمتی ایک روپیہ ۸ $\frac{۴}{۵۴}$ تک بنام سیکرٹری پاکستان اکیڈمی آف سائنسز وا ئس چانسلر شپ یونیورسٹی پشاور درکار ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

چند اعداد و شمار

ڈاکٹر اور صحت کا معیار

ریاستہائے متحدہ امریکہ اور نیوزی لینڈ میں ہر سات سو یا ۸۰۰ کے لئے ایک ڈاکٹر موجود ہے۔ اور انڈونیشیا میں ۶۵ ہزار انسانوں کے علاج کے لئے ایک ڈاکٹر میسر آتا ہے۔ دوسرے ملکوں میں ڈاکٹروں کی تعداد کا مندرجہ ذیل نقشے سے اندازہ ہو سکتا ہے۔

۱۹۵۱ء میں ایک ڈاکٹر کا تناسب افراد سے

پسماندہ ملک	ترقی یافتہ ملک
کینیا ۴ ہزار	کینیڈا ۹۰۰
پیرو ۲ ہزار ۵۰۰	ریاستہائے متحدہ ۷۵۰
حبش ۶ ہزار	جاپان ایک ہزار
فلپائن ۲ ہزار	برطانیہ ایک ہزار ۱۰۰

شیر خوار بچوں کی اموات

گذشتہ ربع صدی میں شیر خوار بچوں کی اموات میں دنیا کے تمام ملکوں میں بہت کمی ہو گئی ہے۔ جیسا ہے کہ پسماندہ ملک بھی اب اس مصیبت سے آہستہ آہستہ نکلتے جا رہے ہیں۔ مثلاً بھارت میں پہلے ہر ایک ہزار بچوں میں سے ۲۶۷ بچے ایک سال کی عمر کے اندر مر جاتے تھے۔ اب یہ تعداد ۱۱۶ ہو گئی ہے۔ دنیا میں اس لحاظ سے سب سے کم بچے سویڈن میں مرتے ہیں جن کی اوسط ہر ایک ہزار بچوں پر صرف ۲۰ ہے۔

خوراک

صحت کے اعتبار سے سب سے عمدہ خوراک آئرلینڈ، نیوزی لینڈ، سوئٹزرلینڈ، آسٹریلیا، آئس لینڈ، ڈنمارک، اور جوتھا سوئٹزرلینڈ، ریاستہائے متحدہ امریکہ، سویڈن، اور ناروے، ناروے اور کینیڈا کے باشندے کھاتے ہیں۔ انہیں ہر روز غذا اچھی ہوتی ہے کہ اس کے مقابلے میں ایک پاکستانی پاکستان .... اور بھارت میں اس کی بہت ہی کم ہے۔

آبادی

۱۹۰۰ء میں دنیا کی آبادی ایک ارب ۶۰ کروڑ ۲۰ لاکھ تھی۔ موجودہ صدی کے وسط میں دنیا کی آبادی ۲ ارب ۴۰ کروڑ ۵۰ لاکھ اور ۲ ارب ۵۳ کروڑ ۳۰ لاکھ کے درمیان پہنچ گئی۔ ایشیا کی آبادی کو دو ارب کے قریب پہنچ جائے گی۔ ۱۹۵۱ء میں تقریباً ایک ارب ۲۶ کروڑ ایک لاکھ ہے۔ اور اوسطاً اس علاقے میں ایک کلو میٹر رقبہ میں ۴۸ افراد بستے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں یورپ (روس کے علاوہ) کی آبادی ۴۰ کروڑ دس لاکھ ہے۔ اور فی کلو میٹر (۸۱) انسان آباد ہیں۔

نئی ایجادیں

ہوا سرد رکھنے کی مشین

نیا پولس دسینے سوٹا، یونائیٹڈ اسٹیٹس

ایئر کنڈیشنگ کارپوریشن فیشن کی بنی ہوئی ایک خاص قسم کی مشین فروخت کر رہی ہے۔ جس سے ہوا کو سرد اور خوشگوار بنایا جا سکتا ہے۔ یہ مشین کھڑکی کے مشابہ ہے۔ یہ مشین شیشہ دار ہوتی ہے۔ اور اس میں پلاسٹک سے بھی کام لیا گیا ہے۔ کمپنی مذکور کا کہنا ہے۔ کہ یہ مشین بہت ہی ہلکی اور مضبوط ہوتی ہے۔

آگ روک چھت

کلیولینڈ (اوہایو) امریکہ کی ایک کمپنی نے جس کا نام "بی۔ ایف گڈرچ کمپنی" ہے۔ چھت بنانے کا ایک مسالہ تیار کیا ہے۔ جس پر آگ کا اثر نہیں ہوتا۔ یہ مسالہ در اصل ایک خاص قسم کا پلاسٹک ہے۔ جس سے مکانوں کی چھت کے لئے چادریں بنائی جاتی ہیں۔ آگ لگنے کی صورت میں یہ چادر آگ کے اثر کو زائل کر دیتی ہیں۔

ایک تجرباتی مظاہرہ میں عام چھت اور پلاسٹک کی اس خاص قسم کی چھت کو آگ لگائی گئی۔ عام طرز کی جو چھت تھی۔ وہ آٹھ منٹ میں جل گئی۔ اور اس چھت کے جلنے کی وجہ سے ۱۷۰۰ درجہ حرارت پیدا ہوا۔ اس اثنا میں پلاسٹک کی چھت پر خفیف اثر ہوا۔ اور صرف ۹۰ درجہ حرارت پیدا ہوئی۔ ماہرین نے اس کی وجہ یہ بتائی۔ کہ عام طرز کی چھت کی رال یا اسفلٹ جب پگھلی تو چھت ٹپکنے لگی۔ برخلاف اس کے پلاسٹک کے جلنے والی اسفلٹ پر کوئی اثر نہیں ہوا۔

برقی دماغ

سنسناٹی (اوہائیو) — امریکہ کی جنرل الیکٹرک کمپنی نے بجلی سے چلنے والی ایک ایسی مشین بنائی ہے۔ جس سے جمع، ضرب اور تقسیم کا بڑے سے بڑا حساب کا سوال چند منٹوں میں حل ہو جاتا ہے۔ جس کو حساب داں کافی وقت لگا کر حل کریں گے۔ یہ مشین سولہ ہزار جوڑ نے اور گھٹانے اور دو ہزار سے زیادہ ضرب اور تقسیم کے حسابات حل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ یہ حسابی مشین انجینئرنگ اور سائنس کے کاموں میں استعمال ہو گی تاکہ جب تجربے کے نتائج کو ترقی دی جا سکے۔

ریل کی پٹریوں کی جانچ کیلئے نئی مشین

ڈولیناز پنسلوانیہ — پنسلوانیہ ریل کی پٹریوں کی جانچ کے لئے جاپانی چال ای ایک جدید مشین استعمال کی جا رہی ہے۔ اس مشین کے ذریعہ فولاد کی بنی ہوئی ریل کی پٹریوں کی اندرونی خرابی کا پتہ چلایا جاتا ہے۔ کہ مشین کو ایک آدمی با آسانی اٹھا سکتا ہے۔ اور جس جگہ چاہے لے جا سکتا ہے۔

کرومیم نکلنے والے ملکوں میں پاکستان کا نمبر تیسرا ہے

لندن (بذریعہ ریڈیو) اس ہفتہ لندن میں نفوس الیپٹیڈ کی انجمن کو مخاطب کرتے ہوئے مسٹر ہوبلیسٹ نے کہا کہ صرف معدنی وسائل کے نقطہ نظر سے اگر دیکھا جائے تو مختلف قوموں پر مشتمل دولت مشترکہ ایک ایسا گروپ ہے جو تمام دنیا میں ایک یا ایک سے زیادہ قوموں کے گروپ کے مقابلہ میں اس سلسلہ میں اپنا کفیل آپ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان میں بہت بڑی مقدار میں کچ کرومیم اور ایسبیسٹوس کے اہم ذخیرے پائے جاتے ہیں۔ اور یہ دولت مشترکہ کے ملکوں میں جہاں اول الذکر دھات سب سے زیادہ پائی جاتی ہے۔ ان میں پاکستان کا تیسرا نمبر ہے جو ملک پہلے اپنے کفیل آپ تھے۔ وہ بھی اب مختلف اشیاء باہر سے منگواتے ہیں۔ اس لئے کہ کھپت پیداوار سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ مثال کے طور پر امریکہ جو پہلے پٹرول، تانبا اور جست دوسرے ملکوں کو بھیجتا تھا۔ اب خود یہ چیزیں درآمد کرتا ہے۔ اقوام دولت مشترکہ کو اگر ایک اقتصادی بلاک تصور کیا جائے۔ تو صنعتوں سے مالا مال یہ گروپ اپنا کفیل تقریباً آپ ہے۔ سچ یہ ہے کہ اگر ذخائر کا مزید پتہ چل جائے۔ اور ہر جگہ ترقی کے کام کو آگے بڑھانے کی کوشش کی جائے۔ تو یہ ملک اپنی ۱۰۰ فی صدی ضروریات خود ہی پوری کر سکتے ہیں۔

آگے چل کر مسٹر ڈبلیٹ نے کہا۔ کہ اگر ہم نے مشترکہ طور پر معدنی ذرائع کو دولت مشترکہ کے ملکوں میں بھی استعمال کرنا ہے۔ تو ہمیں موجودہ وسائل اور آئندہ کی ضرورت پر گہری نظر ڈالنی ہو گی۔ دولت مشترکہ کے ملکوں میں جن ملکوں کے معدنی ذرائع سب سے زیادہ ہیں۔ اور جن سے ان کی گھریلو اور بیرونی آمدنی اقتصادیات پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ ان میں کناڈا، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور ہندوستان قابل ذکر ہیں۔ ان میں کناڈا کو ہر سال بیس کروڑ چالیس لاکھ پونڈ، آسٹریلیا کو ۸ کروڑ تیس لاکھ پونڈ، جنوبی افریقہ کو ۵ کروڑ بیس لاکھ پونڈ، اور ہندوستان کو تین کروڑ اسی لاکھ پونڈ کا فائدہ پہنچتا ہے۔

پاکستان کے ذخیرے

مسٹر ڈبلیٹ نے بتایا۔ کہ کمبری چٹانوں میں تیل، معدنیات، اور لوہے کے ذخیرے پائے جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ پاکستان میں بھی اہم اور بڑے معدنی ذخائر میں تیل پایا جانے لگا ہے۔ پاکستان کے پورے طور پر اور پاکستان ہندوستان، جنوبی روڈیشیا اور جنوبی افریقہ میں ایسبیسٹوس کے ذخیرے ہیں۔ کرومیم پاکستان، آسٹریلیا اور کناڈا میں پایا جاتا ہے۔ پاکستان کی کچ دھاتیں اس قسم کی ہیں کہ انہیں آسانی سے صاف کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ بہترین کالاٹی ہے۔ اور آسٹریلیا کے ذخیرے ایک تو محدود ہیں۔ اور دوسرے وہ ذرا گھٹیا درجہ کے ہیں۔ اور ہر کناڈا کے ذخیرے بہت محدود اور گھٹیا درجے کے ہیں۔ اور سردست اقتصادی اہمیت نہیں رکھتے۔

دولت مشترکہ کے ملکوں میں پائے جانے والے فاسفیٹ، مینگنیز، ٹنگسٹن اور باکسائیڈ کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے مسٹر ڈبلیٹ نے کہا۔ کہ دولت مشترکہ کے ذخیروں کا صحیح اندازہ لگانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ارضیاتی جائزہ لینے کے نئے نئے طریقے استعمال کئے جائیں۔ انہوں نے بتایا۔ کہ ہوائی جہاز سے زمین کی تصویریں لینے کے طریقہ کو آگے بڑھانے کے لئے کافی کام کیا جا رہا ہے۔

گوالیار میں تھانیدار کو قتل کر دیا گیا

نئی دلی ۱۹ مارچ: آج گوالیار میں ایک سب انسپکٹر پولیس کو ہولی کے لیلاوں نے پتھر مار مار کر ہلاک کر ڈالا۔ کیونکہ وہ انہیں فحش ناچ ناچنے سے منع کر رہا تھا۔ یہ حادثہ علی الصبح پیش آیا جب کہ کچھ مزدور شراب میں مست فحش ناچ دیکھ رہے تھے۔ تھانیدار نے دو افراد کو گرفتار کر لیا۔ جن میں سے ایک ناچنے والا بھی تھا۔ اور جب وہ انہیں پکڑ کر لے جا رہا تھا۔ تو ہجوم نے اس پر پتھروں اور لاٹھیوں سے حملہ کر دیا۔ جو کانسٹیبل ملزمین کو پکڑ کر لے جا رہے تھے۔ وہ تو بچ گئے۔ مگر تھانیدار ہلاک ہو گیا۔ اس سلسلہ میں مزید دو افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔

— ٹوکیو ۱۹ مارچ: امریکہ کی بحری فوج کے ایک ترجمان نے بتایا ہے۔ کہ آج یوکوہاما کے قریب امریکہ کے بحری فوج کا ایک ہیلی کوپٹر طیارہ گر کر تباہ ہو گیا۔ اس حادثہ میں تین افراد ہلاک ہو گئے۔

ٹائپ مشین کیلئے نئی شفاف سلاخ

گرین ویچ (کنکٹی کٹ) امریکہ کی ایک کمپنی نے ٹائپ رائٹر مشین میں کاغذ کو دبانے کے لئے ایک خاص قسم کی شفاف سلاخ ایجاد کی ہے۔ جس سے ٹائپ کرنے والا اپنی قلم کو کیریج بار کو حرکت دیئے بغیر دیکھ سکتا ہے۔ عام طور پر لوہے کی سلاخ استعمال ہوتی ہے۔ جس سے ٹائپ کرنے والے کی نظر سے ایک سطر پوشیدہ رہتی ہے۔ نئی قسم کی سلاخ سے نیچے کی تحریر صاف نظر آتی ہے۔

دستور ساز اسمبلی توڑ کر نئے انتخابات کرائے جائیں عوام میرے ساتھ ہیں

ممکن ہے میں وزیر اعظم بن جاؤں (سہروردی)

کراچی ۱۹ مارچ - جناح عوامی لیگ کے صدر مسٹر حسین شہید سہروردی نے آج کراچی پہنچنے پر دستور ساز اسمبلی کو توڑ کر سارے ملک میں عام انتخابات کرائے جانے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر موجودہ اسمبلی توڑ دی گئی تو عوام کی آواز ہی میری اخلاقی طاقت ہوگی۔ مسٹر سہروردی نے پاکستانی روپے کی موجودہ شرح میں کمی کرنے کا مطالبہ کیا۔ اور مشرقی بنگال و بھارت کے درمیان ویزا سسٹم کی مخالفت کی۔ انہوں نے زبان کے تنازعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اب اس بات کا شبہ باقی نہیں رہا ہے کہ بنگالی کو پاکستان کی سرکاری زبان بنایا جانا چاہیے

جو مسلم لیگی مشرقی بنگال بھیجے گئے تھے۔ وہ بھی یہ بات تسلیم کر چکے ہیں۔ مسٹر سہروردی نے مرکز میں مخلوط حکومت کے قیام کی تجویز کو رد کرتے ہوئے کہا کہ اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ان سے پوچھا گیا" کیا آپ پاکستان کے وزیر اعظم بنیں گے؟ مسٹر سہروردی نے جواب دیا" میں! کیوں؟ میں نہیں جانتا! ہو سکتا ہے۔ میں بن جاؤں لیکن اب ایک بات واضح ہے کہ موجودہ حکومت عوام کے مطالبات کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت عوام کی خواہشات کے مطابق نہیں چلی ہے۔ اور اب جبکہ مشرقی بنگال سے اسبات کا ثبوت مل گیا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ اب بھی عوام کی خواہشات کو نظر انداز کر سکتی ہے۔ انہوں نے صوبائی انتخاب میں" سرکاری مداخلت کی شکایت کی اور وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ سرکاری مداخلت اس طرح سے ہوئی کہ انتخابات کے دوران صوبائی وزارت برسر اقتدار رہی اور سرکاری خرچ پر [illegible]پیگنڈہ کیا جاتا رہا۔ مسلم لیگی لیڈر جہاں بھی گئے [illegible] مشینری کا پورا عملہ ان کے ساتھ ہوتا تھا [illegible]لیگ کی طرف سے جاری شدہ بہت سے [illegible] جن میں بعض سنگین الزامات بھی لگائے گئے تھے۔ گورنمنٹ پریس میں چھپے تھے۔ اور سرکاری کاغذ ان کے لئے استعمال کیا گیا تھا۔ اور ہمیں ووٹروں کی [illegible]رستیں تیار کرنے تک کے لئے کاغذ نہ مل سکا [illegible]مسلم لیگی امیدواروں کی خاطر افسروں کے [illegible] کئے گئے۔ اور افسروں نے مسلم لیگی امیدواروں [illegible] میں کنویسنگ کیا۔ اس کے خلاف آواز اٹھانا بھی بیکار ثابت ہؤا۔ مخالف پارٹیوں کے کارکنوں ایجنٹوں اور کنویسروں کو گرفتار کیا گیا۔ اور ان کے خلاف جھوٹے مقدمے قائم کئے گئے۔ حالانکہ کسی مسلم لیگی کے خلاف ایسی کوئی کارروائی نہیں ہوئی مسلم لیگی کنویسروں اور ایجنٹوں میں سے بہت سے غنڈے اور بدمعاش تھے۔ مسٹر سہروردی نے بتایا کہ ان کے ۲۵۰ کارکن گرفتار کئے گئے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ سرکاری ملازمین کے حقوق محفوظ ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ اگر مرکز مضبوط ہو اور اپنے اقتدار کو قائم رکھنے کی کوشش کی بجائے عوام کی خدمت کرتا رہا۔ تو سرکاری ملازم بھی ایسا کرنا سیکھ جائیں گے۔ ان سے پوچھا گیا کہ [illegible]و صوبوں کے لئے مکمل خود مختاری کا مطالبہ

کرتے رہے ہیں۔ تو مرکز کس طرح مضبوط ہوگا۔ آپ اس کے جواب میں الجھ گئے۔ [illegible] تبدیلیاں کرنا پڑیں گی۔ پاکستان کا آئینی [illegible] کو [illegible] چاہیے۔ مسلم لیگ کے [illegible] انہوں [illegible] دستور ساز اسمبلی کو توڑ کر نئے انتخابات کرانے جانے چاہئیں۔ مشرقی بنگال کے ممبران دستور ساز [illegible] جہاں تک دوسروں کا تعلق ہے یہ بات واضح ہے کہ انہیں اب [illegible] اور بہاولپور میں انتخابات [illegible] نہیں ہوئے۔ انہوں نے [illegible] انکار کر دیا۔ اور کہا کہ وہاں کے حالات کا میں نے مطالعہ نہیں کیا۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ اگر ممبران دستور ساز مستعفی نہ ہوئے تو وہ کیا اقدام کریں گے؟ مسٹر سہروردی نے جواب دیا۔ اگر یہ لوگ مستعفی نہیں ہوتے۔ تو یقیناً میری طاقت تو عوام کی آواز ہوگی۔ یہی میری اخلاقی طاقت ہوگی۔ زبان کے تنازعہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اب کسی شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی ہے کہ بنگلہ کو پاکستان کی سرکاری زبان بنایا جانا چاہیے۔ جن لوگوں کو مغربی پاکستان سے مشرقی پاکستان لے جایا گیا تھا وہ بھی اسبات کو تسلیم کر چکے ہیں۔ اور اس کا اعلان کرتے رہے ہیں انہوں نے پھر کہا کہ پاکستان کا آئین جو بھی ہو عوام کے نمائندوں کو یہ آئین بنانا چاہیے۔ اور ایک نمائندہ اسمبلی مقرر ہونی چاہیے۔ انہوں نے انتخابات کے لئے کوئی آخری تاریخ مقرر کرنے سے انکار کیا۔ اور کہا کہ یہ تو انتخابی حلقوں پر منحصر ہے۔

"کیا آپ مرکز میں مخلوط وزارت بنائیں گے؟" اس کے جواب میں مسٹر سہروردی نے کہا" یہ سوال پیدا نہیں ہوتا۔ میرا ارادہ مشرقی و مغربی پاکستان میں رائے عامہ بیدار کرنے کا ہے۔ تاکہ عوام خوف اور پست ہمتی سے نجات پا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ مخلوط وزارت کو میں نے قیام کے فوراً بعد اپنا کام دکھانے کے لئے جو مہلت دی تھی۔ اس عرصے میں اس نے کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ مسٹر سہروردی نے کہا کہ کمیونسٹ متحدہ محاذ میں شامل نہیں بلکہ انہوں نے اپنے علیحدہ امیدوار کھڑے کئے تھے۔ البتہ مسلم لیگ کی مخالفت میں دوسرے عناصر کے ساتھ تھے۔ انہوں نے بتایا کہ متحدہ محاذ کوئی باقاعدہ جماعت نہیں۔ بلکہ پارلیمانی پارٹی ہے۔ جس کے لیڈر فضل الحق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دستور ساز اسمبلی حکومت کی نامزد

گروہ جماعت ہے جو حکومت چلا رہی ہے۔ اور وہ وقت کے [illegible] زیادہ [illegible] [illegible] کہا کہ وہ پوری اسمبلی [illegible] کو توڑنے کے حامی ہیں۔ اور مشرقی بنگال کے ممبروں کے مستعفی ہو جانے سے اکثریت کم ہو گئی ہے۔ انہوں نے متحدہ محاذ کے مستحکم پارٹی رہنے کے متعلق شبہات کا اظہار کئے جانے پر کہا کہ اس کو مستحکم پارٹی بنانے کے لئے [illegible] ہے۔ اور یہ اسے دولت مستحکم جماعت رہے گی جب تک ہم ان وعدوں کو پورا کریں گے۔ جو ہم نے کئے تھے۔ مشرقی بنگال اور بھارت کے درمیان ویزا ختم کرنے کا جو مطالبہ متحدہ محاذ کرتا رہا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مشرقی بنگال کے عوام کی معاشی حالت دراصل مسلم لیگ کی شکست کی ایک بڑی وجہ تھی۔ انہوں نے پاکستانی روپے کی قیمت کم کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔ اور کہا کہ البتہ اس میں جلدی نہیں کی جا سکتی۔ اور تمام باتوں کو غور سے سوچنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے سو روپے بازار میں ۲۷ یا ۲۸ روپے کی شرح پر بکتے ہیں۔ اسلئے پاکستانی روپے کی شرح بھارتی روپے سے بڑھائے رکھنا غلط ہے انہوں نے خارجی پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مخالف جماعتوں کو خارجی پالیسی پر واضح بیان دینے چاہئیں۔ کیونکہ وہ بہت سی باتیں نہیں جانتے انہوں نے امریکی فوجی امداد کے متعلق کچھ کہنے سے انکار کیا۔ اور کہا۔ البتہ میں چاہتا ہوں۔ کہ عالمگیر جنگ کی صورت پاکستان غیر جانبدار رہے۔

فوجی امداد پر اعتراض کر کے بھارت پاکستان کے اندرونی معاملوں میں مداخلت کر رہا ہے

لاہور ۱۹ مارچ - دولت مشترکہ کی پانچویں تعلقاتی کانفرنس میں پاکستانی نمائندے نے کہا کہ پاکستان کو ملنے والی امریکی فوجی امداد پر بھارت سرکار کا اعتراض پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت ہے۔ دوسری گول میز کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے اس نے کہا کہ بھارت نے جو اس قسم کی امداد امریکہ سے مانگی ہے۔ میں اس کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ پاکستانی نمائندے نے بھارت کو ملنے والے امریکی ٹینکوں کی تعداد اور اقتصادی امداد کی مقداروں کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کو ایسی فوجی اور اقتصادی امداد مل گئی تو بھارت اور پاکستان کا دفاع مستحکم ہو جائے گا۔ بھارتی نمائندے نے اپنی تقریر میں کہا کہ امریکہ کی طرف سے ملنے والی اس قسم کی امداد علاقائی تحفظ کے لئے اقوام متحدہ کے منشور میں نہیں ہے۔ بہرحال ہم کچھ سمجھ نہیں سکے تھے وہ ہم کہہ چکے۔ اس سے بڑھ کر اب ہم کچھ نہیں کریں گے۔ برطانوی نمائندے نے پاکستان کو ملنے والی امریکی امداد کو اصولاً درست تسلیم کر لیا۔ پاکستانی وفد نے کشمیر کے تنازعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ بھارت و پاکستان کے درمیان اس طویل جھگڑے کو ختم کرنے کے لئے استصواب رائے کیا جائے۔ قوم ہمیشہ ہٹ دھرمی کی پالیسی ترک کر کے بھارت پر زور ڈال کر اس کا حل نکالنے پر مجبور کریں۔ برطانوی نمائندے نے کہا کہ کشمیر کے معاملے میں بھارت کا رویہ مشکوک ہے برطانیہ میں بہت سے عوام بھارت سے اس سلسلے میں ناخوش ہیں۔ بھارتی نمائندے نے اس سلسلے میں بھارتی اور پاکستانی وزرائے اعظم کی ذاتی کوششوں کا ذکر کیا۔ اور امید ظاہر کی کہ یہ سوال جلد حل ہو جائے گا۔ دولت مشترکہ کے ممالک کے نمائندوں نے اصولی طور پر اسبات کی اجازت دے دی۔ کمیونسٹ چین اور لنکا کو اقوام متحدہ میں شامل کر لیا جائے۔ اس جلسے میں کہا گیا۔ کہ جب دنیا میں امن یقینی ہو جائے گا۔ تو اس وقت ایٹمی اسلحہ پر پابندی لگانے کے متعلق غور ہو سکتا ہے۔

بھارت کی امداد کیلئے امریکہ اور کینیڈا کے

مالی معاہدوں پر دستخط ہو گئے

نئی دہلی ۱۹ مارچ - کل امریکہ اور بھارت کے درمیان دریائی منصوبوں میں کام کرنے والے افراد کو تربیت دینے اور استعمال ہونے والی بھاری مشینری کی ذمہ داری کا معاہدہ ہو گیا۔ اس مقصد کے لئے اس مالی سال میں حکومت امریکہ ۴ لاکھ ۷۰ ہزار ڈالر کی امداد منظور کرے گی۔ کل ہی حکومت کینیڈا نے اعلان کیا ہے کہ منصوبہ کولمبو کے تحت تانبہ اور الومینیم کی خریداری کے لئے بھارت سرکار کو ۵۰ لاکھ ڈالر امداد کے طور پر دیئے جائیں گے۔ اس طرح

۱۹۵۶ء تک کے لئے جو ۵۰ لاکھ ڈالر کی امداد کینیڈا نے بھارت کو دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ وہ مکمل ہو چکا ہے۔ اس رقم کے بعد بقیہ ڈالر ۵۰ لاکھ کے گیہوں ساٹھ انجن اور بوائلر دیئے جائیں گے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ پر قاتلانہ حملے کی مذمت میں جماعت ہائے احمدیہ کی قراردادیں

(بقیہ صفحہ اول)

ایسے شنیع افعال سے رک سکیں۔

(ج) یہ اجتماع اس بات کے اظہار سے بھی نہیں رک سکتا کہ جماعت احمدیہ نے خدا کے فضل سے ایک آسمانی صداقت کو پہچان کر اسے قبول کیا ہے اور اس قسم کی دہشت انگیزی اسے اس صداقت کے دامن سے وابستہ رہنے سے کسی صورت میں روک نہیں سکتی۔ (جنرل سکرٹری ربوہ)

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کی قرارداد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ پر قاتلانہ حملہ کی روح فرسا خبر سنکر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کے ہنگامی اجلاس منعقدہ ۱۲/۳/۵۴ میں مندرجہ ذیل قرارداد باتفاق رائے منظور کی گئی۔

"جماعت احمدیہ گوجرانوالہ ایک نادان دشمن کے بزدلانہ حملہ کو جو کہ اس نے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ پر کیا ہے۔ سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور اس پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتی ہے۔ اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالے حضور ایدہ اللہ کو جلد صحت کاملہ دے۔ اور عمر دراز عطا فرمائے نیز حکومت پاکستان و حکومت پنجاب کو توجہ دلاتی ہے۔ کہ یہ حملہ تشدد اور نفرت کے اس لگاتار پراپیگنڈا کا نتیجہ ہے۔ جو کہ بعض جماعتیں اور افراد عرصہ سے مذہب کے نام پر جماعت احمدیہ کے خلاف کر رہے ہیں۔ اور جن کا مقصد ملک میں لاقانونی اور فتنہ و فساد پیدا کرنا ہے۔ نیز پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اس جرم کی تحقیقات میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں تاکہ اس جرم کے اصلی مجرمان اپنے کئے کی سزا پائیں۔ کیونکہ ایسے شنیع افعال نہ صرف مذہب کے نام پر دھبہ ہیں۔ بلکہ پاکستان کی بین الاقوامی شہرت کو سخت نقصان پہنچانے کا بھی موجب ہیں"۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

جماعت احمدیہ دتیال نگیال (آزاد کشمیر) کی قرارداد

جماعت احمدیہ دتیال نگیال نے ۱۲/۳/۵۴ ایک فوری اجلاس منعقد کرکے مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر پاس کی "جماعت احمدیہ دتیال نگیال کا ہر فرد شدید غم اور اضطراب کی حالت میں ہے۔ ہمارے واجب الاحترام امام ایسی جماعت کے راہنما ہیں۔ جو قانون اور امن کو قائم رکھنا مذہبی فرض سمجھتی ہے۔ ان پر قاتلانہ حملہ کرکے ان لاکھوں احمدیوں کے جذبات کو شدید طور پر مجروح کیا گیا ہے۔ جو دنیا کے ہر گوشے میں پائے جاتے ہیں۔ اس حملہ کا مقصد سارے ملک کی پرامن فضاء کو مکدر کرنے اور بیرونی ممالک میں پاکستان کو بدنام کرنے کی منظم سازش معلوم ہوتی ہے۔ اس المناک واقعہ پر جماعت احمدیہ دتیال نگیال ضلع میرپور حکومت آزاد کشمیر اور حکومت پنجاب اور حکومت پاکستان کے امن اور انتظام کے ذمہ وار افراد سے درخواست کرتی ہے۔ کہ اس انتہائی خطرناک فعل کے اصل اسباب کا جو اسکی تہ میں کارفرما ہیں۔ پورا پورا سراغ لگا کر امن کو قائم رکھنے کی خاطر ایسے عناصر کے خلاف پوری پوری کارروائی کریں۔ اور آئندہ ایسے اسباب کا قلع قمع کرکے مناسب روک تھام کی جائے۔ تاکہ کسی کو مذہبی رہنماؤں پر اس قسم کے حملے کی جرأت نہ ہو۔ جس سے دوسروں کے جذبات کو ٹھیس لگنے اور ملک کے امن کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہو"۔

سکرٹری جماعت احمدیہ دتیال نگیال

جماعت احمدیہ ڈسکہ کی قرارداد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے پر قاتلانہ حملہ کی روح فرسا خبر سن کر جماعت احمدیہ ڈسکہ کے ہنگامی اجلاس منعقدہ ۱۶/۳/۵۴ میں مندرجہ ذیل قرارداد باتفاق رائے منظور ہوئی ہے۔

جماعت احمدیہ ڈسکہ ایک نادان دشمن کے بزدلانہ حملہ کو جو کہ اس نے جماعت احمدیہ کے واجب الاحترام امام پر کیا ہے۔ سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور اس پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ وعاجلہ دیکر لمبی عمر عطا فرمادے۔ آمین۔ نیز حکومت پاکستان اور حکومت پنجاب کو توجہ دلاتی ہے۔ کہ یہ حملہ تشدد اور نفرت کے اس لگاتار پراپیگنڈا کا نتیجہ ہے۔ جو کہ بعض جماعتیں اور افراد عرصہ سے مذہب کے نام پر جماعت احمدیہ کے خلاف کر رہے ہیں۔ اور جس کا مقصد ملک میں لاقانونی اور فتنہ فساد پیدا کرنا ہے۔ ہماری حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ اس جرم کی تحقیقات میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ کیونکہ ایسے شنیع افعال نہ صرف مذہب کے نام پر سیاہ دھبہ ہیں۔ بلکہ حکومت پاکستان کی بین الاقوامی شہرت کو نقصان پہنچانے کا موجب ہیں۔

سیکرٹری تعلیم وتربیت از ڈسکہ۔

روزنامہ الفضل لاہور کا دوبارہ اجرأ

قارئین "الفضل" کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک سال کے جبری التوا کے بعد اللہ تعالے کے فضل سے روزنامہ الفضل دوبارہ شائع ہونا شروع ہو گیا ہے۔ الفضل کا پرچہ ایک دو روز میں جملہ قارئین کرام کی خدمت میں باقاعدہ پہنچنا شروع ہو جائیگا۔ انشاء اللہ تعالے

مینیجر روزنامہ الفضل ۳ میکلیگن روڈ لاہور

جماعت احمدیہ نوشہرہ کی قرارداد

مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۵۴ء بعد نماز جمعہ جملہ حاضرین ممبران جماعت احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے امام جماعت احمدیہ پر کسی شخص کے بزدلانہ حملے پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرنے کے علاوہ حضرت اقدس کی جلد از جلد صحت یابی کی دعا مانگی گئی۔ تاکہ ان کی قیادت میں دنیا بھر میں اسلام کا کام جاری رہ سکے۔ جماعت احمدیہ نوشہرہ کی رائے میں یہ حملہ تشدد اور نفرت کے اس متواتر پروپیگنڈا کا براہ راست نتیجہ ہے۔ جو بعض جماعتیں یا افراد مذہب کے نام پر فرقہ احمدیہ کے خلاف کر رہے ہیں

ہم حکومت پر زور دیتے ہیں کہ وہ اس جرم کی تہ تک پہنچنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے۔ کیونکہ یہ اقدام صرف مذہب کے نام پر ہی دھبہ نہیں بلکہ اس سے بین الاقوامی طور پر پاکستان بھی بدنام ہوا ہے"

جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی

لجنہ اماء اللہ گجرات کی قرارداد

لجنہ اماء اللہ گجرات کے زیر اہتمام مورخہ ۱۲/۳/۵۴ کو بعد نماز جمعہ خواتین کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں حضرت اقدس کی صحت وسلامتی کے لئے خدائے ذوالجلال کی بارگاہ میں انتہائی گریہ وزاری سے دعا کی گئی۔ اور صدقات دینے کے علاوہ مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر پاس ہوئی۔

خواتین گجرات کا یہ اجلاس حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالے پر قاتلانہ حملہ کو انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے دلی رنج وملال کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت پنجاب سے استدعا کرتا ہے کہ وہ اس قبیح امن سوز فعل کی تحقیقات کی طرف اپنی پوری توجہ مبذول کرے۔ اور یہ معلوم کرے کہ اس حملہ کے پیچھے کونسے محرکات کام کر رہے تھے۔ (سکرٹری لجنہ اماء اللہ گجرات

جماعت احمدیہ کسراں کی قرارداد

آج مورخہ ۱۳/۳/۵۴ بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ کسراں کا اجلاس زیر صدارت جناب مولوی دین محمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

جماعت احمدیہ کسراں اپنے پیارے امام حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر قاتلانہ حملہ کی خبر سن کر سخت رنج وغم کا اظہار کرتی ہے۔ یہ حملہ ہمارے نزدیک قاتل کے ذاتی بغض وعناد کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ اس کے پیچھے ایک بڑی مخفی سازش معلوم ہوتی ہے۔ جس کی تہ تک پہنچنا حکومت کا اولین فرض ہے۔ ہمارا پرزور مطالبہ ہے۔ کہ حکومت اس سازش کی پوری تحقیقات کرے۔ اور مجرموں کو قرار واقعی سزا دے۔ تاکہ پاکستان دنیا میں بدنام نہ ہو۔ اور یہاں صحیح رنگ میں امن وامان قائم ہو۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کسراں۔